رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲ — بسم اللہ الرحمن الرحیم — Regd. No. L. 5252

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
ربوہ
الفضل
فی پرچہ ۲ آنہ

یوم: چہار شنبہ ★ ۱۶ شوال ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۸ احسان ۱۳۳۴ ہش ★ ۸ جون ۱۹۵۵ء	نمبر ۱۳۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

سوئٹزرلینڈ کے اپنے روحانی فرزندوں سے حضور ایدہ اللہ کا خطاب

زیورچ ۷ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت اور حضور ایدہ اللہ کی مصروفیات کے بارے میں پرائیویٹ سیکرٹری مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ اور مبلغ سوئٹزرلینڈ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے زیورچ سے بذریعہ تار جو اطلاعات ارسال کی ہیں ان کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

(۱) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۵ جون

"آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ حضور نے آج سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب کو بیلوائر پارک (Belvoir Park) میں چائے پر مدعو کیا۔ اس موقعہ پر احباب سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے اس تقریب کو باپ اور بیٹوں کی ملاقات سے تعبیر فرمایا۔ سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب نے اپنے آقا اور روحانی باپ کو اپنے درمیان رونق افروز پاکر بے حد خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالےٰ حضور کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ مشتاق احمد باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری"

(۲) زیورچ (سوئٹزرلینڈ) ۵ جون

"حضور ایدہ اللہ نے آج چائے پارٹی کے موقع پر سوئٹزرلینڈ کے احمدی احباب سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ اے میرے روحانی بچو میں تم سے مل کر بہت خوش ہوا ہوں۔ بے شک سوئٹزرلینڈ ایک چھوٹا سا ملک ہے لیکن اگر تم اللہ تعالےٰ کی ہدایات پر عمل کروگے۔ تو بڑے بڑے ملک بھی تم پر رشک کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ تمہیں ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی عزت عطا کرے گا۔ حضور ایدہ اللہ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا اور خاکسار کو جرمن زبان میں ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔" شیخ ناصر احمد مبلغ سوئٹزرلینڈ"

مبلغ احمدیت مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم کی گولڈ کوسٹ سے مراجعت

ربوہ ۷ جون۔ کل مورخہ ۶ جون کو ہمارے مبلغ مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم گولڈ کوسٹ سے تشریف لائے۔ سٹیشن پر کثیر احباب نے آپ کا نعرۂ تکبیر اور اسلام زندہ باد کے نعروں سے خیر مقدم کیا۔

آپ قریباً ساڑھے چار سال گولڈ کوسٹ میں رہے اور وہاں پر تبلیغ کے سلسلہ میں

اخبار بدر قادیان

جو احباب بھارت کے کسی مسلمان یا غیر مسلم صاحب کے نام یا کسی لائبریری کے نام ہر ماہ کے لئے بدر جاری کرانا چاہیں تو صرف ۳ روپیہ امانت بدر دفتر افسر صاحب امانت صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بھجوا کر اطلاع دفتر بدر قادیان کو ۳ مشاہد و خدمات سر انجام دیں۔ آپ مکرم سراج الدین صاحب مؤذن درویش قادیان کے صاحبزادے ہیں جو اس وقت بھی قادیان میں مقیم ہیں۔ (وکیل التبشیر)

ہفتہ کی کئی ہفتے کی چھٹیاں ہوتی ہیں۔ اس طرح ۲۴ ہفتے تعلیم کے ہوتے ہیں اور ۸ ہفتے چھٹیوں کی نذر ہو جاتے ہیں۔ لیکن ان چھٹیوں کے باوجود ۸ گھنٹے روزانہ مطالعہ کی اوسط میں کوئی فرق نہیں آتا۔ اور یہی روایت طلبہ کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے اور ان کے علم میں وسعت پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ آپ کا یہ دلچسپ لیکچر قریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا اور پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنا گیا۔ فضل عمر ہوسٹل یونین کا یہ اجلاس جو تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا تھا۔ اجتماعی دعا پر ختم ہوا۔

آکسفورڈ یونیورسٹی اور اس کا طریقۂ تعلیم

فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی تقریر

ربوہ ۷ جون — فی زمانہ آکسفورڈ کو دنیا میں لازوال شہرت حاصل ہے۔ اس شہرت کی وجہ یونیورسٹی کی وہ مخصوص روایات ہیں جو روزِ اول سے اس طرح برقرار چلی آرہی ہیں کہ ان میں سرِ مو نہ کبھی فرق آیا ہے۔ اور نہ آسکتا ہے۔ ہر قیمت پر ان روایات کو برقرار رکھنے کا احساس طلبہ کے کردار کو بناتا اور انہیں زندگی میں بام عروج پر پہنچاتا ہے — یہ ہے ماحصل اس انتہائی دلچسپ و پر از معلومات تقریر کا جو مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے کل رات فضل عمر ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام "آکسفورڈ یونیورسٹی اور اس کے طریقۂ تعلیم" پر کی

دوران تقریر میں آپ نے وہاں کے طریقۂ تعلیم اور یونیورسٹی کی مخصوص روایات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ قریباً ہر ملک کے طالب علم وہاں موجود ہوتے ہیں۔ آزاد ملکوں کے چاق و چوبند اور چست و چالاک نوجوان بھی اور بعض غلام ملکوں کے سست اور کاہل الوجود انسان بھی لیکن یونیورسٹی کا ماحول جو وہاں کی مخصوص روایات سے عبارت ہے۔ ان سب کی عادات و اطوار اور خصائل و اوصاف کو ایک ہی سانچے میں ڈھال دیتا ہے۔ اس پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ وہ روایات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ اوسطاً روزانہ ۸ گھنٹے مطالعہ میں انہماک لباس اور طرز معاشرت میں انتہائی سادگی، تکلفات سے پرہیز" ہر آن کسی نہ کسی کام میں مصروف رہنا اور علی الخصوص جھوٹ۔ سفارش اور بلا استحقاق کسی چیز کو اپنے مصرف میں لانے یا اس سے استفادہ کرنے کی قبیح عادات سے انتہائی نفرت۔ وہ چند ایک روایات ہیں کہ جو آکسفورڈ اور دوسری قسم کی دوسری تمام یونیورسٹیوں کا طرۂ امتیاز ہیں۔ آپ نے کہا وہاں کمروں میں تالا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ دروازے چٹخنیوں سے بھی بے نیاز ہوتے ہیں۔ باوجود وہاں چوری کی کوئی واردات نہ کبھی ہوئی ہے اور نہ ہوسکتی ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ آپ کے دوران قیام میں ایک دفعہ وہاں چوری ہوگئی اس پر وہاں ایک قیامت برپا ہوگئی کہ یہ انہونی بات ہوئی کیسے۔ چنانچہ معلوم یہ ہوا۔ کہ چوری کا مرتکب ایک پاگل شخص تھا۔ سو مجرم کو جیل میں نہیں بلکہ پاگل خانہ میں بھجوایا گیا۔

آکسفورڈ کے طریقۂ تعلیم پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے وہاں کے ٹیوٹوریل سسٹم کی تشریح کی جس میں ہر طالب علم کسی نہ کسی ٹیوٹر کے ساتھ منسلک ہوتا ہے۔ اور وہ اس کی ذاتی نگرانی اور ہدایات کے مطابق مطالعہ کرتا۔ اور تحقیقی مقالے لکھتا ہے وضاحت سے بیان کیا۔ اور بتایا کہ وہاں تعلیمی سال تین حصوں میں منقسم ہوتا ہے ان تینوں Terms کے درمیان

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۸ ر جون ۱۹۵۵ء

علمیّت

اسلامی جماعت والے مولانا سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی کے تبحر علمی کا بڑا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ نہ صرف اس امر کے اظہار کے لئے حکومت کو لاکھوں کارڈ بھیجے گئے۔ بلکہ غیر مشہور اہلِ بیان بھی لکھوائے گئے۔ اور بڑے بڑے عنوانات سے اپنے اخبارات میں شائع کیا۔ اور اتنا شور ڈالا کہ تحقیقاتی عدالت کو بھی انہیں ایک جگہ تبحر علمی کا سارٹیفکیٹ دینا پڑا۔

اس کے باوجود کہ اسلامی جماعت والے مولانا کے تبحر علمی کا اس قدر پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ جب کبھی بھی اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ بلکہ کہنا چاہیئے کہ تقریباً ہر مسئلہ میں یہی حال ہے۔ اسلامی جماعت والوں کو یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ مودودی صاحب نے قرآن کریم میں سے خلاں آیت متن سے علیحدہ کر کے اس میں اپنے خواہشاتی معنے بھر دیئے ہیں۔ خلاً بتایا گیا کہ مودودی صاحب نے جو اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ میں یہ فرمایا ہے کہ "جماعت اسلامی" کوئی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں۔ بلکہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہے جب قرآن کریم سے دکھایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب سرور کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو بشیر بتاتا ہے۔ اور صاف لفظوں میں فرماتا ہے کہ

لست علیھم بمصیطر

یعنے تو ان پر کوئی خدائی فوجدار نہیں۔ تو پہلے تو جماعت اسلامی کے ارکان کچھ ادھر اُدھر کی باتیں کر کے ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن آخر مجبور ہو کر کہہ دیتے ہیں۔ کہ "یہ مودودی صاحب کا ذاتی خیال ہے۔ ہم اس کے قائل نہیں"

سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ آج دنیا کے پردہ پر علم میں ان کا ہمسر نہیں۔ اور دوسری طرف ان کی جماعت کے ارکان ہی اکثر عقائد و مسائل علمی میں ان سے متفق نہیں۔ جس کے معنے یہی ہیں کہ وہ انہیں سراسر غلطی پر سمجھتے ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مودودی صاحب ہیں کیا؟ اور یہ جو لوگ انہیں اپنا امیر سمجھتے ہیں۔ کس بنا پر ایسا کرتے ہیں

یہ ایک معمہ ہے جس کا حل کوئی اتنا مشکل بھی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب اردو میں اچھی عبارت آرائی کر سکتے ہیں۔ اور چونکہ ہمارے ہاں اچھی محض انشا پردازی کی اتنی قدر نہیں۔ آپ نے [illegible] "اسلام" کو اپنا سہارا بنایا۔ اور زمانہ کا رخ دیکھ کر بعض حالیہ تحریکوں کے جبریہ اصول کو "جہاد فی سبیل اللہ" میں سمو دیا۔ اور آیات اللہ کو متن سے الگ کر کے عبارت آرائی کے زور سے اسلام کو بھی ایک ازم بنا کے رکھ دیا۔ شروع شروع میں بعض علماء دین بھی دھوکہ کھا گئے۔ مگر زیادہ تر آجکل ان کے ساتھ ادیب قسم کے لوگ ہیں۔ جن کی عام بازار میں خریداری نہیں۔ اور جیسے کہ کبھی کہا جاتا تھا۔ کہ "بگڑا شاعر مرثیہ گو" آج آسانی سے یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ "بگڑا ادیب۔ اسلامی جماعت"

ہم نے الفضل میں اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے کئی بار لکھا۔ مگر بعض علمائے کرام اس کو شاید مخالفت برائے مخالفت سمجھتے رہے اور باوجودیکہ بعض دفعہ ان پر بھی یہ حقیقت واضح ہو جاتی رہی۔ مگر "اسلامی قانون" کے درخشاں لفظ سے وہ پھر بے پرواہ ہو جاتے اور مودودی صاحب کی دلاویز باتوں میں پھنس جاتے رہے۔ یہاں تک کہ اسلامی دستور بنانے اور گزشتہ فسادات پنجاب میں علمائے کرام نے ان پر یہاں تک اعتماد کیا۔ کہ انکی عبارت آرائی کی مہارت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ان کی راہ نمائی تک قبول کر لی۔ مگر چند ہی دنوں کے بعد آنکھیں کھل گئیں۔ اور باوجودیکہ مودودی صاحب نے "قادیانی مسئلہ" بھڑکتے ہوئے شعلوں کو اور بھڑکانے کے لئے عین فسادات کے دنوں میں لکھ کر تلافی کرنے کی کوشش کی۔ مگر علمائے کرام ایک سوراخ کا دوبارہ تجربہ کرنے کے لئے آمادہ نہیں۔ ذیل میں ہم نوائے پاکستان کے اداریہ سے کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ جو آپ ہی اپنی وضاحت کر رہا ہے

"ہمارے اس پکار پر اکابرِ اسلام کے طبقہ میں سے سب سے پہلے حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ العالی امیر انجمن خدام دین و خطیب مسجد شیرانوالہ لاہور نے خاص توجہ مبذول فرمائی۔ جن کے بصیرت افروز مضامین ہر ہفتے بالالتزام ہمارے علمی و ادبی منبر میں شائع ہو رہے ہیں۔

ان کے علاوہ مرکزی جمعیۃ العلمائے پاکستان لاہور کے ایوان خاص نے اس مضمون کی قرارداد منظور کی۔ کہ ان دینی فتنوں کا سدباب کرنے کے لئے "کتاب و سنت" کے نام سے ایک علمی دینی رسالہ جاری کیا جائے۔ اور جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی تصانیف پر ناقدانہ نظر ڈالنے کے بعد ان سے ان تحریرات و افکار کے بارے میں تشریح طلب کی جائے۔ جو معتقدات اسلامی سے متغائر نظر آ رہی ہیں۔ جمعیۃ اہل حدیث کے اخبار "الاعتصام" نے بھی مودودی صاحب کے ان رجحانات کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے جو انکار یا استخفاف حدیث رسول اللہؐ کے معاملے میں جناب پرویز کے رجحانات سے ملتے جلتے ہیں۔ بلکہ بقول "طلوع اسلام" منکرین حدیث کے خیالات سے پوری مطابقت رکھتے ہیں۔

چاہیئے تو یہ تھا۔ کہ جناب ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کشادہ دلی کے ساتھ اپنی غلطیوں کا اعتراف کر لیتے۔ اور علمائے اسلام سمجھتے کہ وہ ان پریشان خیالیوں سے تائب ہوتے ہیں۔ اور بناء بر جہالت اور یا بناء بر کم فہمی یا بناء بر رجحانات وقتی ان سے سرزد ہوتی رہی ہیں۔ لیکن مودودی صاحب کے اپنے اظہارات سے اور ان کے چیلوں چانٹوں کی بوکھلاہٹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس دعوت الی الھدیٰ کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔ مشکل یہ ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے پیرو عجب کے مرض میں مبتلا ہیں۔ وہ اپنے فکر کو انبیائے کرام، صلحائے امت مفسرین، محدثین، مجددین۔ اور اولیاء اللہ کے افکار پر ترجیح دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو "صالح" خیال کرتے ہیں۔ دوسروں کو محض اسمی اور رسمی مسلمان سمجھتے ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس مرض میں مبتلا ہو جانے کے بعد جس کی علامات اس کی ترقی پذیری کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ان کے راہ راست پر آنے کی بہت کم امید کی جا سکتی ہے"

(نوائے پاکستان ۵ر جون ۱۹۵۵ء)

اس ضمن میں ہم کچھ زیادہ نہیں کہنا چاہتے صرف اپنے اعتقاد کے مطابق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام درج کرتے ہیں۔ جس کی صداقت بار بار ظاہر ہو کر ہمارے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوتی رہتی ہے۔

انی مھین من اراد اھانتک
وانی معین من اراد اعانتک (الہام حضرت مسیح موعود)

نشانہ حق کا اُڑائیگا کیا ستم کا خدنگ!

اُٹھی دلوں میں ہے کیا "تازہ زندگی کی اُمنگ
جھلک رہا ہے اذانوں میں کچھ بلال کا رنگ
خُدا پرستو اُٹھو آج معرکہ ہے عظیم
کہ آج لشکرِ جالوت سے ہے آخری جنگ
جفا کی تیغ رگِ کفر بھی نہ کاٹ سکی
نشانہ حق کا اُڑائیگا کیا ستم کا خدنگ!
سوا مغالطہ انگیزیوں کے کچھ نہ ہُوا
ہے اہلِ وسوسہ کا ابتدا سے قافیہ تنگ
سفینہ صدق کا بچکر نکل گیا تنویر
رہا کھُلے کا کھُلا صد ہزار کام نہنگ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ورود دمشق

ربوہ میں شامی نوجوان سید سلیم حسن الجابی کی تقریر

وکالت تبشیر کے زیر اہتمام مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۵۵ء کو مبلغین بیرون کو عربی اور انگریزی زبان میں بولنے کی مشق کے سلسلہ میں دوسری تقریر ہوئی۔ یہ تقریر مکرم سید سلیم حسن الجابی صاحب نے کی جو شام سے تشریف لائے ہیں۔ اور حضور کے دوران قیام میں وہیں تھے۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے فرمائی۔

تقریر کے آغاز میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اور ہوشیارپور میں حضور علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے المصلح الموعود کے بارے میں جو خبر دی تھی۔ اس پر بھی روشنی ڈالی۔ تقریر کے دوران میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ورود دمشق کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جب جماعت دمشق کو علم ہوا۔ کہ حضور علاج کی غرض سے یورپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ اور کچھ عرصہ دمشق میں بھی قیام فرمائیں گے۔ تو ان کی مسرت کی انتہا نہ رہی۔ جس دن حضور نے تشریف لانا تھا۔ سب دوست ہوائی اڈہ پر پہونچ گئے۔ اور جب دور سے طیارہ کی آواز سنائی دی۔ تو دوستوں کی بے قراری بہت بڑھ گئی۔ اور اس کا اظہار ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی صورت میں نظر آنا شروع ہو گیا۔ مستورات بھی پہونچی ہوئی تھیں جہاز کے پہونچنے پر سب سے پہلے چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب باہر تشریف لائے۔ اور بعد ازاں مستورات اور اس کے بعد حضرت اقدس تشریف لائے۔ آپ کو چوہدری صاحب اور مکرم السید منیر الحصنی صاحب نے سہارا دیا۔ احباب جماعت کو حضور کی علالت کا علم تھا۔ اگرچہ ہر شخص ملاقات کے لئے بیقرار تھا۔ لیکن حضور کی طبیعت کے پیش نظر کسی نے جرأت نہ کی۔ اور نہایت منظم طریق پر کھڑے رہے۔ اور حضور کی خدمت میں سلام علیکم کا تحفہ پیش کرتے رہے۔ حضور پھر مکرم السید بدر الدین الحصنی صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے۔ حضور کی آمد کی وجہ سے دوستوں نے دفاتر سے چھٹی لے رکھی تھی۔ اور سارا دن حضور کی خدمت میں حاضر رہے۔

اگرچہ خدام الاحمدیہ کو قائم ہوئے ابھی ایک سال ہی ہوا ہے۔ لیکن جب میں نے پہرے کے سلسلہ میں نوجوانوں سے دریافت کیا۔ تو ہر شخص آمادہ تھا۔ اور دوران قیام میں ہر نوجوان نے پوری ذمہ داری کا ثبوت دیا۔ اور جب بھی انہیں پہرہ کے لئے کہا گیا۔ وہ فوراً حاضر ہو گئے۔ نماز عصر کے وقت حضور باہر تشریف لائے۔ اور بعد نماز حضور وہیں بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ سب احمدی ہیں۔ جواب ملا کہ سب احمدی ہیں تو حضور نے فرمایا۔ کہ میں یہ سنکر بہت مسرور ہوا ہوں۔ ۱۹۲۴ء میں جب میں یورپ جا رہا تھا۔ تو مجھے ایک شخص عبد القادر المغربی نے کہا کہ آپ تبلیغ احمدیت کے لئے کوئی اور ملک تلاش کریں۔ یہاں آپ کو کوئی مدد نہیں ملے گی۔ آج میں اس شہر میں اتنی بڑی جماعت دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔

دوسرے روز پھر حضور نے بعد نماز لوگوں سے ان کے حالات دریافت فرمائے۔ اور ایک ایسی بات کہی۔ جس سے ہم لوگ بہت ہی مسرور ہوئے۔ اور ہمیں اس فقرہ پر بہت ہی فخر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اے شام کے لوگو مجھے تم سے بہت محبت ہے۔ اس فقرہ کے سننے کے بعد لوگوں کی عجیب کیفیت تھی۔ ہر شخص کے چہرہ پر خوشی کے آثار تھے۔

اگلے روز حضور نے مجلس میں دریافت فرمایا کہ آپ میں سب سے بڑا کون ہے۔ تو ہم نے کہا کہ حمدی زکی سب سے بڑے ہیں حضور نے ان سے قرآن کریم سننے کی خواہش کی۔ انہوں نے قرآن مجید سنایا۔ اور حضور اس کی کہیں کہیں تفسیر بھی فرماتے جاتے تھے۔ اسکے بعد حضور سے عرض کی گئی۔ کہ ایک بچے سے بھی حضور سنیں جس کی عمر تیرہ سال ہے۔ حضور نے اجازت دے دی۔ اس بچے نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ قرآن مجید کی تلاوت کی۔ حضور نے اس بچے کے متعلق دریافت فرمایا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ بچہ عبد الروف صاحب مرحوم السید منیر الحصنی صاحب کے بھائی کا بچہ ہے حضور نے اس بچہ کو بلا کر اس کے سر پر ہاتھ پھیر کر شاباش دی۔ اور خوشنودی کا اظہار فرمایا اور ان کے دیگر بھائیوں کے لئے دعا فرمائی۔

حضور کچھ عرصہ کے بعد سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ دمشق کے قریب ایک جگہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لے گئے جہاں پر باغات اور نہر وغیرہ ہے۔ جسے دیکھکر حضور بہت مسرور ہوئے

چوتھے دن ہمیں اطلاع ملی کہ حضور کی طبیعت علیل ہے۔ جس کی وجہ سے ہم بہت فکر مند تھے۔ اور ہماری یہ دعا تھی کہ حضور ہمارے ملک میں آکر خوش و خرم رہیں اور بیمار نہ ہوں کچھ دیر کے بعد مرزا منور احمد صاحب تشریف لائے اور بتایا کہ حضور کی طبیعت بہتر ہے جس سے ہم سب کو بہت اطمینان ہو گیا اس دن حضور بغیر سہارے کے مدد کے تشریف لائے اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ حضور کی صحت بہت اچھی ہے

جس دن حضور نے روانہ ہونا تھا۔ اس دن جمعہ تھا۔ وہ بہت عجیب دن تھا۔ حضور نے عربی زبان میں خطبہ ارشاد فرمایا اور اس طرح روانی سے تقریر فرمائی کہ گویا اہل زبان ہیں بلکہ اس سے بھی بہتر۔ حضور نے فرمایا کہ آپ لوگ پیشگوئیوں کے مصداق ہیں۔ اور آپ میرے لئے نشان ہیں اور میں آپ کے لئے نشان ہوں۔

اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ اب میں جانے والا ہوں اور چاہتا ہوں کہ آپ سب سے معانقہ کروں۔ احباب نے ایک قطار بنالی اور حضور نے باری باری سب سے معانقہ کیا اور فرمایا کہ جو دوست حاضر نہیں ہو سکے انہیں میرا سلام پہنچا دیا جائے

اس کے بعد دوسرے روز حضور بیروت تشریف لے گئے۔ جہاں ایک دن جماعت کے مہمان رہے۔ اور اگلے روز یورپ کے لئے روانہ ہو گئے۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

جماعت احمدیہ بانی اسلام کی بعثت مبارکہ کے متعلق پیشگوئیوں کی تحقیق میں یگانہ روزگار ہے

مشہور ادیب مصری عباس محمود عقاد کا واضح اعتراف اور خراج تحسین

— از مکرم نور احمد صاحب منیر مبلغ بیروت —

مصر کے مشہور ادیب استاذ عباس محمود عقاد نے "کتاب الہلال" میں مستقل عنوان "مطلع النور أو طوالع البعثة المحمدية" پر تصنیف شائع کی ہے جس میں ان ابتدائی محرکات اور انبیائے مختلفہ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جن کا تعلق بانی اسلام حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ اور آپ کے عالمگیر مشن سے ہے۔ اس سلسلہ میں استاذ عقاد نے اپنی تصنیف بالا کے مضامین کی اساسی بنیاد حضرت امام جماعت احمدیہ مرزا بشیر الدین محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کی بلند پایہ تصنیف منیف دیباچہ تفسیر القرآن انگریزی Introduction to the Study of the Holy Quran پر رکھی ہے۔ چنانچہ استاذ عقاد اس سلسلہ میں تحریر کرتے ہیں

ومن الجماعات التى عنيت عناية خاصة بهذه النبوات جماعة الاحمديه الهندية التى ترجمت القرآن الكريم الى اللغة الانجليزية فانها افردت للنبوات والطوالع عن ظهور محمد عليه السلام بحثا مسهبا فى مقدمة الترجمة شرحت فيه بعض ما تقدم شرحا مستفيضاً (مطلع النور ص۳۴ مئی ۱۹۵۵ء)

یعنی جماعت احمدیہ ان جماعتوں میں سے ہے۔ جس نے خاص توجہ و اہتمام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور و آمد کے متعلق پیشگوئیوں کی تحقیق میں کیا ہے۔ یہ جماعت احمدیہ وہی ہے۔ جس نے قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے متعلق پیشگوئیوں کی اشاعت میں یگانہ روزگار ہے۔ اور مفصل بحث دیباچہ ترجمہ قرآن میں کرتے ہوئے مفید تحقیق کی ہے۔ جس کا قدرے ذکر سابقہ اوراق میں کیا جا چکا ہے۔"

اس تصنیف بالا کے تقریباً ۷۰ صفحات میں استاذ عقاد نے بار بار جماعت احمدیہ کے اس عظیم الشان کارنامہ کا ذکر کرتے ہوئے دیباچہ تفسیر القرآن سے ان پیشگوئیوں کے متن اور تفسیر کو نقل کر کے سراہا ہے۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمائی ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک بیّن دلیل

از مکرم روشن دین احمد صاحب مبلغ مسقط

قرآن کریم الہامی کتاب ہے۔ دنیا کی راہنمائی کے لئے نازل کردہ ہے۔ ہر خوبی سے پُر ہے۔ یہی کتاب ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اس میں صرف تکمیل کا دعویٰ ہی نہیں۔ بلکہ اس کے ہر قسم کے کافی و شافی دلائل بھی موجود ہیں۔

تکمیل کئی طور پر ہو سکتی ہے۔ جس طور و طریق کو بھی تجربہ کے لئے اختیار کیا جائے۔ انجام کار یہی ثابت ہو گا کہ قرآن کریم ہی ایک ایسی کتاب ہے۔ جو تعلیم کے لحاظ سے اگر مکمل ہے تو زبان کے لحاظ سے بدرجہ اتم اکمل ہے۔ کیونکہ عربی زبان کو ہی ام الالسنہ ہونیکا فخر ہے۔ یہ صرف خوش عقیدگی کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں مضبوط اور ٹھوس دلائل پیش کئے جا سکتے ہیں۔ گویا قرآن کریم اور عربی کو جو چولی دامن کا ساتھ ہے مثالی طور پر کہا جا سکتا ہے۔ کہ قرآن کریم اگر مہر تاباں ہے۔ تو عربی ماہتاب ہے۔

قرآن کریم کے ان دعاوی پر مخالفین عجیب عجیب اعتراضات کی بوچھاڑ کی اور کہنے لگے۔ کہ قرآن کریم سراسر جھوٹا ہے (العیاذ باللہ) یہ تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا کلام ہے۔ کبھی کہنا شروع کیا۔ اس کی تعلیمات پرانی کتب سے چرائی گئی ہیں۔ اور کبھی کہا۔ اس میں اعرابی غلطیاں ہیں۔ ان میں سے بعض کو کچھ نہ سوجھا۔ تو یہی کہہ دیا۔ کہ قرآن میں دوسری زبانوں کے کلمات ہیں۔ گویا "جتنے منہ اتنی ہی باتیں تھیں۔

قرآن کریم نے تمام اعتراضوں کا صرف ایک ہی چھوٹی سے آیت سے جواب دیا جس سے اشد ترین دشمن کا منہ بند ہو گیا۔ صرف اس زمانہ میں ہی نہیں۔ بلکہ زمانہ نزول سے تا قیامت کوئی بھی اس تحدی کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کر سکے گا۔ جب قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ تو اس وقت جہالت کا زمانہ تھا۔ لیکن اب تو علمی روشنی کا زمانہ ہے۔ اب ہی کوئی ہمت کرے۔ چنانچہ آیت یہ ہے

قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یاتوا بمثل
ھذا القرآن۔ لا یاتون
بمثلہ ولو کان بعضھم
لبعض ظھیرا (بنی اسرائیل)

ترجمہ: تو کہدے کہ اگر تمام جن وانس اکٹھے ہو کر قرآن کی مثل لانے کی کوشش کریں (تو) اس جیسی کتاب نہیں بنا سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں۔

خداوند تعالےٰ نے منکرین کو کہا کہ تم اگر قرآن کریم کو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا اختراع ہونے کی وجہ سے اس کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔ تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی تمہارے جیسے انسان ہیں۔ تم بھی وہی قویٰ رکھتے ہو۔ جو ان کو ملے ہیں۔ جس طرح تم ضروریات کے محتاج ہو۔ اسی طرح وہ ہیں۔ تم عرب ہو۔ وہ بھی تمہارے بھائی بند ہیں۔ تم عربی بولتے ہو۔ وہ بھی عربی بولتے ہیں۔ اگر وہ ایسا کلام پیش کر سکتے ہیں۔ تو تم کیوں نہیں کرتے تمہارا ایسا کلام بنا کر پیش نہ کر سکنا۔ اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ اس کتاب کی بنانے والی ایسی ہستی ہے۔ جس کا مقابلہ تم نہیں کر سکتے مزید کہا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تو اکیلے ہیں۔ اور تم کہتے ہو کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے اکیلے ہی یہ کتاب بنائی ہے۔ اور تم میں سے اکیلا کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ تو اجازت دی کہ تم اکٹھے ہو کر مقابلہ کرو۔ اور اپنی تمام طاقتیں اکٹھی کر کے اس کتاب کا مقابلہ کر کے دیکھو باوجود اتنی رعایت کے مخالفین نے فائدہ نہ اٹھایا۔ کیونکہ سرتاپا اپنے دعاوی میں جھوٹے تھے۔

اب روشنی کے زمانہ میں۔ پھر نئی قسم کے اعتراضات پیدا ہونے اور کہنے والوں نے کھلے بندوں کہنا شروع کیا۔ کہ قرآن کریم تو عربی میں ہے۔ کاش ایسی زبان میں ہوتا جس کا ہر کوئی مقابلہ کر سکتا۔ یورپ نے کہا کہ کاش یورپ کی زبانوں میں کسی زبان میں ہوتا۔ تو ہم ضرور ایسی کتاب بناتے۔ اسی طرح بعض اور ممالک سے بھی ایسی آواز بلند ہوئی جس سے سادہ لوح طبائع متاثر ہونے لگی تھیں اور قرآن کریم کی طرف سے مزید بے التفاتی ہو رہی تھی۔

مگر اللہ تعالےٰ جس کی نگاہ بندوں کے قلوب پر ہے۔ وہ کبھی پسند نہیں کر سکتا۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہو۔ اور قرآن کریم کو اعتراضوں کی وجہ سے مہجور کر دیا جائے اور اس سے بے اعتنائی کی جائے۔ اس نے خود قرآن کریم کی تعلیم کے ذریعہ ہی۔ اور اسی کی مقناطیسی قوت کے اظہار کے لئے۔ مخالفین کے منہ کو بند کیا۔ اور ایسا بند کیا کہ تا قیامت کھل نہیں سکتے۔ اور اب ان کے لئے نہ جائے رفتن۔ اور نہ جائے ماندن ہے۔

اس نے اپنے خاص فضل سے اس زمانہ کی ہدایت کے لئے حضرت سیدنا مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قادیان کی غیر معروف بستی سے مبعوث فرمایا اور آپ نے ببانگ دہل اعلان کیا کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے ہی آپ کی صداقت کا ثبوت بن کر آیا ہوں۔ اور مخالفین کے سامنے کھلے بندوں۔ بار بار کہنا شروع کیا۔ ؎

الا اے منکر از شانِ محمدؐ
ہم از نورِ نمایانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشاں است
بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

ترجمہ اے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالفو! کہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہوں۔ تم کہتے ہو کہ آپ نے کوئی نشان نہیں دکھلایا۔ آپ کے غلاموں سے آکر نشان دیکھو۔

اس اعلان کی وجہ سے ایک طرف مخالفین اسلام کا منہ بند ہوا۔ اور دوسری طرف اسلام کے دعوے داروں کے کیمپ میں کھلبلی مچی۔ کیونکہ ان کے اسلام کے دعووں کی قلعی کھلنے کا وقت آگیا تھا۔ اسلئے انہوں نے آپ کی ہر ممکن مخالفت کی اور آپ کے خلاف ہر حربہ استعمال کیا۔ اس سلسلہ میں ایک اعتراض انہوں نے آپ پر یہ کیا کہ عربی زبان انکو نہیں آتی۔ لہذا یہ مصلح زمانہ کس طرح ہو سکتا ہے۔

مگر خداوند تعالےٰ کی غیرت کبھی برداشت نہیں کر سکتی کہ کوئی اس کے مرسل کو ذلیل کرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عربی زبان نہ جانتے تھے۔ جس کا ان کو خود اعتراف تھا۔ چنانچہ آپ نے کھلے بندوں لکھوا۔ اور اس کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچا دیا۔ تا کہ خدائی غیرت کا نمونہ دنیا دیکھے۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"شھروا من عندھم ان ھذا الرجل لا یعلم صیغۃ من ھذا اللسان ولا یملک قراضۃ من ھذا العقیان فسالت ان یکملنی فی ھذہ اللھجۃ ویجعلنی واحد الدھر فی مناھج البلاغۃ والحت علیہ بالابتھال والضراعۃ کثر اطراحی بین یدی حضرۃ العزۃ وتوالی سؤالی بجھد العزیمۃ وصدق الھمۃ واخلاص المھجۃ فاجیب الدعاء واو تیت ما کنت اشاء" (نجم الھدی ص ۲۲)

ترجمہ علماء نے مشہور کر دیا کہ اس کو عربی کا ایک کلمہ نہیں آتا۔ اور نہ ہی اس کا اس سے کوئی تعلق ہے۔ اس پر میں نے دعا کرنا شروع کی کہ اے خدا! مجھے عربی میں یکتائے روزگار بنا دے۔ میں بحضور رب العزۃ سربسجود آہ وزاری کرتا رہا۔ اور میرا لگاتار دعا کرنا صدق ہمت پختہ ارادہ اور اخلاص دل سے تھا۔ سو رب العزۃ نے میری دعا۔ قبول فرما کر دی دیا جو میں مانگ رہا تھا۔

غرض آپ واقعی عربی نہیں جانتے تھے۔ مگر خدا تعالےٰ کی نگاہ نے آپ کو اصلاح عالم کے لئے چنا تھا۔ اور اسکو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت کا نشان ٹھہرا دیا تھا۔ وہ بے دین کی غیرت برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ اس کی محبوب ترین ہستی کی ہتک ہو۔ سو اس نے وہ کچھ جس کی ضرورت متقاضی تھی۔ پس آپ کا عربی زبان میں ماہر ہونا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی ایک بین دلیل ہے۔ جس کا اقرار سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ کیا ہے۔

کان من الشئون المحمدیۃ بلاغۃ الکلام کما اشار الیہ اعجاز کلام اللہ العلام فاعطی منہ حظ للمسیح الموعود لیدل علی الظلیۃ۔ والاتحاد الوجود۔ لئلا یکون طبعیۃ فاقدۃ لھذا الکمال فان الحرمان لا یلیق بشان الظلال۔ فوجد حظا وافیا من ھذہ الشجرۃ الطیبۃ او غمرۃ طیبۃ النبوۃ کما ھو شان الکمل من الامۃ۔
(نجم الھدی ص ۲۳)

ترجمہ۔ محمدیت کی اہمیت میں بلاغت کلام ہے جیسا کلام اللہ کے اعجاز نے اشارہ کیا ہے اس میں سے کچھ حصہ مسیح موعود کو دیا گیا ہے تا کہ اتحاد وجود اور ظلیت کا ثبوت ہو اور مسیح موعود اس کمال سے محروم نہ رہے کیونکہ اس سے محروم ہونا ظلیت کی شان کے شایاں نہیں پس اس نے شجر درخت سے تازہ پھل پایا اور اسکو ظلیت نبوت نے ڈھانک لیا۔ جس طرح امت کے باکمال لوگوں کو ڈھانک لیا کرتی ہے۔

غرض اعجاز نمایاں تبھی ہو سکتا ہے اور اسکو چار چاند اسی وقت لگ سکتے ہیں۔ کہ مصنف کتب دعویٰ کرے کہ مجھے عربی نہ آتی تھی پھر اسکو بار بار شائع کیا جاتا رہا۔ اور میدان مقابلہ میں اپنے بیگانے سب گواہی دیں۔ اور پھر تو اعجاز کے سامنے سر نگوں ہو کر اور اسکی اطاعت کو سعادت دارین تصور کریں۔ بیگانوں نے مقابلہ

(باقی صفحہ ۷ پر)

اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کا موقف

حقوق شہریت - آزادئ تبلیغ

اور

غیر مسلم ملکوں میں اس کا متوقع ردّ عمل

المشرکتہ الاسلامیہ کی طرف سے حال ہی میں ایک کتاب "تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر ایک نظر" مصنفہ مولوی جلال الدین صاحب شمس شائع ہوئی ہے، اس میں سے مندرجہ ذیل اقتباس قارئین الفضل کے زیادہ فائدہ کیلئے درج ذیل ہیں

فاضل ججوں نے جہاد سے متعلق مسائل شلاً غازی۔ شہید دارالاسلام۔ دارالحرب۔ ہجرت غنیمت، خمس اور غلامی وغیرہ پر بحث کی ہے۔ چونکہ ان سوالات کا زیر بحث تنازعہ سے بلاواسطہ کوئی علاقہ نہیں۔ اس لئے ہم انہیں چھوڑ کر دو اہم امور کو لیتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں

اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کا موقف۔ اور آیا انہیں وہی حقوق شہریت حاصل ہوں گے۔ جو مسلمانوں کو ہوں گے۔ اور انہیں اپنے مذہب کی تبلیغ کا حق ہوگا یا نہیں۔ فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"اگر ہم اسلامی دستور نافذ کریں گے، تو پاکستان میں غیر مسلموں کا موقف کیا ہوگا۔ ممتاز علماء کی رائے یہ ہے، کہ پاکستان کی اسلامی مملکت میں غیر مسلموں کی حیثیت ذمیوں کی سی ہوگی۔ اور وہ پاکستان کے پورے شہری نہ ہوں گے۔ کیونکہ ان کو مسلمانوں کے مساوی حقوق حاصل نہیں ہوں گے۔ وضع قوانین میں ان کی کوئی آواز نہ ہوگی، قانون کے نفاذ میں ان کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ اور انہیں سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کا کوئی حق نہ ہوگا۔" (رپورٹ ص۲۲۹)

اور مولانا عبد الحامد بدایونی کی شہادت سے متعلقہ فقرات ذکر کر کے لکھتے ہیں:۔

"پس اس عالم دین کی شہادت کی رو سے پاکستان کے غیر مسلم نہ تو شہری ہوں گے نہ انہیں ذمیوں یا معاہدوں کی حیثیت حاصل ہوگی" (رپورٹ ص۲۳۱)

مزید برآں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے کہا۔ یہ ممکن نہیں، کہ کوئی مسلمان کسی غیر مسلم حکومت کا وفادار ہو، اسی طرح چار کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کے لئے یہ ممکن نہیں۔ کہ وہ اپنی مملکت کے وفادار شہری ہوں۔ (رپورٹ ص۲۲۵)

اس کے متعلق فاضل جج لکھتے ہیں:۔

"یہ جواب اس نظریہ کے بالکل مطابق ہے۔ جو ہمارے سامنے پُر زور طریق پر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن اگر پاکستان کو یہ حق حاصل ہے، کہ اپنے دستور کی بنیاد مذہب پر رکھے۔ تو یہی حق ان ملکوں کو بھی دینا ہوگا۔ جن میں مسلمان کافی بڑی اقلیتوں پر مشتمل ہیں یا جو کسی ایسے ملک میں غالب اکثریت رکھتے ہیں۔ جن میں حاکمیت کسی غیر مسلم قوم کو حاصل ہے۔" (رپورٹ ص۲۲۵)

پس جب پاکستان کی اسلامی حکومت میں غیر مسلموں کا یہ موقف ہوگا۔ تو ردّ عمل کے طور پر اس کے بعض نتائج ان مسلمانوں پر ضرور اثر انداز ہوں گے۔ جو غیر مسلم مملکتوں میں آباد ہیں۔ اس لئے عدالت نے علماء سے یہ سوال کیا۔ کہ اگر پاکستان میں غیر مسلموں کے ساتھ شہریت کے معاملات میں مسلموں سے مختلف سلوک کیا جائے، تو کیا علماء کو اس امر پر اعتراض ہوگا؟

مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری صدر جمعیتہ العلماء پاکستان نے یہ جواب دیا۔ کہ ہندوؤں کو جو ہندوستان میں اکثریت رکھتے ہیں۔ ہندو دھرم کے ماتحت مملکت قائم کرنے کا حق ہے۔ اور اگر اس نظام حکومت میں منو شاستر کے ماتحت مسلمانوں سے ملیچھ یا شودروں کا سا سلوک کریں۔ تو ان پر مجھے کوئی اعتراض نہ ہوگا

اسی طرح مولانا مودودی صاحب نے کہا۔

یقیناً مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ کہ حکومت کے اس نظام میں مسلمانوں سے ملیچھوں اور شودروں کا سا سلوک کیا جائے، ان پر منو کے قوانین کا اطلاق کیا جائے۔ اور انہیں حکومت میں حصہ اور شہریت کے حقوق قطعاً نہ دیئے جائیں۔" (رپورٹ ص۲۲۵)

(۲) میاں طفیل محمد قیم جماعت اسلامی کے متعلق رپورٹ کہتی ہے:۔

"اس گواہ نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے۔ کہ اگر کوئی غیر مسلم حکومت اپنے ملک کی سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کو آسامیاں پیش بھی کرے۔ تو ان کا فرض ہوگا۔ کہ ان کو قبول کرنے سے انکار کر دیں"۔ (رپورٹ ص۲۲۶)

(۳) غازی سراج الدین صاحب منیر نے جب یہ جواب دیا۔ کہ ہمسایہ ملک اپنے سیاسی نظام کو اپنے مذہب پر مبنی قرار دے سکتا ہے۔ تو عدالت نے اس سے سوال کیا

سوال:۔ کیا آپ ان کا یہ حق تسلیم کرتے ہیں۔ کہ وہ تمام مسلمانانِ ہند کو شودر اور ملیچھ قرار دے دیں۔ اور انہیں کسی قسم کا شہری حق نہ دیں۔"

جواب:۔ ہم انتہائی کوشش کریں گے۔ کہ ایسی حرکت سے پہلے ان کی سیاسی حاکمیت ختم کر دی جائے۔ ہم ہندوستان کے مقابلے میں بہت طاقتور ہیں۔ ہم ضرور اتنے مضبوط ہوں گے۔ کہ ہندوستان کو ایسا کرنے سے روک دیں۔

جب غازی صاحب نے عدالت کے سوال پر یہ جواب دیا۔ کہ تبلیغ اسلامی مذہبی فرائض میں سے ہے۔ اور مسلمانانِ ہند کا بھی فرض ہے۔ کہ علی الاعلان اپنے مذہب کی تبلیغ کریں۔ اور ان کو اس کا حق حاصل ہونا چاہیئے۔ تو عدالت نے سوال کیا۔

سوال:۔ اگر ہندوستانی مملکت مذہبی بنیاد پر قائم کر دی جائے۔ اور وہ مسلم باشندوں کو تبلیغ مذہب کے حق سے محروم کر دے۔ تو کیا ہوگا؟

جواب:۔ اگر ہندوستان کوئی ایسا قانون وضع کرے گا۔ تو چونکہ میں تحریک توسیع پر ایمان رکھتا ہوں۔ اس لئے ہندوستان پر حملہ کر کے اس کو فتح کر لوں گا۔ اس پر عدالت نے یہ ریمارک لکھا ہے۔

گویا مذہبی وجوہ کی بنا پر امتیازی سلوک کی باہم مساوات کا یہ جواب ہے۔ پھر فاضل ججوں نے اپنی رائے ان الفاظ میں ظاہر کی ہے۔

"ہمارے سامنے جس نظریے کی حمایت کی گئی ہے۔ اس کو اگر ہندوستان کے مسلمان اختیار کر لیں۔ تو وہ مملکت کے سرکاری عہدوں سے کاملاً محروم ہو جائیں گے۔ اور صرف ہندوستان ہی نہیں۔ بلکہ دوسرے ملکوں میں بھی ان کا یہی حشر ہوگا۔ جہاں غیر مسلم حکومتیں قائم ہیں۔ مسلمان ہر جگہ دائمی طور پر مشتبہ ہو جائیں گے۔ اور فوج میں بھرتی نہ کئے جائیں گے۔ کیونکہ اس نظریہ کے مطابق کسی ملک اور کسی غیر مسلم ملک کے درمیان جنگ ہونے کی صورت میں غیر مسلم ملک کے سپاہیوں کے لئے کوئی چارہ نہیں۔ کہ یا تو مسلم ملک کا ساتھ دیں۔ یا اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔" (رپورٹ ص۲۲۸)

ہم سمجھتے ہیں کہ فاضل ججوں نے نہایت لطیف انداز اور حکیمانہ اسلوب میں علماء پر ان کی غلطی نمایاں کی ہے۔ اور انہیں بتایا ہے۔ کہ جس تعلیم کو وہ اسلام کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں کروڑہا مسلمان جو ایسے ملکوں میں آباد ہیں۔ جن کی اکثریت غیر مسلم ہے، ان کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں، کہ وہ ہلاک اور تباہ ہو جائیں۔ اور شہریت کے حقوق سے محروم کر دیئے جائیں۔ اور چوہڑوں اور چماروں کی سی زندگی بسر کریں۔ چنانچہ علماء کو اپنی مملکت اسلامی کے بیان کردہ نظریہ کے ردّ عمل کے طور پر یہ تسلیم کرنا پڑا ہے۔ کہ واقعی غیر مسلم مملکتوں اور جمہوریتوں میں رہنے والے تیس کروڑ کے قریب مسلمانوں کو ان روح فرسا حالات میں سے گزرنا پڑے گا، اس لئے فاضل ججوں کو نہایت افسوس سے ان کے دائرہ نگاہ کی تنگی کا ذکر کرتے ہوئے ان کے متعلق یہ لکھنا پڑا۔

"علماء نے ہم سے صاف صاف کہہ دیا ہے۔ (اور یہ کہتے ہوئے انہوں نے آنسو بہانا تو ایک طرف رہا۔ آنکھ تک نہیں جھپکی)، کہ جب تک ہمارے خاص نمونے کا اسلام یہاں رائج ہے، ہم کو اس بات کی پروا نہیں۔ کہ دوسرے ممالک کے مسلمانوں کا کیا حشر ہوگا۔

صرف ایک مثال سُن لیجئے۔

امیر شریعت نے کہا۔ کہ "باقی ۴ کروڑ (یہ عدد ان کا اپنا ہے) کو اپنی تقدیر کا فیصلہ خود کرنا چاہیئے"۔ .... لہٰذا جن لوگوں کو صرف یہیں کی کھیتیوں کی نہیں۔ بلکہ چین اور پیرو کی فصلوں کی دیکھ بھال کرنی ہے۔ ان کے لئے اشد ضروری ہے۔ کہ تمام اطراف کے مفادات کا خیال رکھیں۔" (رپورٹ ص۲۳۲)

فاضل جج اس بر وقت انتباہ کے لئے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اور ان کی یہ نصیحت قابل قدر ہے۔ کہ زمانہ کے بدلے ہوئے حالات اور بین الاقوامی مشاکل کا جائزہ لے کر قرآن مجید اور احادیث پر غور کر کے ان کا حل پیش کیا جائے۔ مگر افسوس کہ مؤلفین تبصرہ نے ان کے اس انتباہ کو بھی بایں وجہ غیر معقول اور قابل ردّ قرار دیا ہے۔

۱- دلچسپ بات یہ ہے۔ کہ عدالت کے اپنے پیچھے کا اسلام بھی وہی کچھ ہے۔ جو علماء کے پیچھے کا اسلام ہے۔" (تبصرہ ص۱۱۲)

۲- حقیقت یہ ہے۔ کہ اس معاملہ میں رپورٹ کچھ اس قسم کا تصور پیش کرتی ہے۔ کہ گویا دنیا کے مختلف ممالک میں مسلمانوں کی پوزیشن مبادلے کے اصول پر مبنی ہے۔ کہ جو سلوک ایک مسلمان ریاست میں غیر مسلموں کے ساتھ ہوگا۔ وہی اس کے بدلے میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم ریاستوں میں ہوگا۔ حالانکہ اجتماعی زندگی کے قوانین کو دیکھتے ہوئے یہ بداہتہً غلط معلوم ہوتا ہے۔ اور عملی شاہدات کے خلاف ہے۔" (تبصرہ ص۱۱۳)

(۳) ہمارے فاضل جج غالباً مذہب کو بھی ایک جنسِ مبادلہ سمجھتے ہیں۔ کہ جہاں ہم نے اپنے مذہب پر عمل کیا۔ اور بس دوسرے فوراً آستین چڑھا کر کہیں گے کہ اچھا اب ہم اپنے مذہب پر عمل کرتے ہیں۔ لہٰذا اگر دوسروں کو ان کے مذہبی رویہ سے روکنا ہے۔ تو ان کے ساتھ یہ لین دین کا معاملہ کر لو۔ کہ آؤ بھائیو تم اپنا مذہب چھوڑو۔ ہم اپنے مذہب کو طلاق دے دیتے ہیں۔ (تبصرہ ص۱۱۴)

(۴) اس کے علاوہ رپورٹ کے فاضل مصنفین کا شاید یہ خیال ہے۔ کہ دنیا میں ایک اسلامی ریاست کی قدر و قیمت کا سارا انحصار بس ایک سوال پر ہے۔ اور وہ یہ کہ اس ریاست میں غیر مسلموں کو شہریت کے وہ چند مخصوص حقوق دیئے جاتے ہیں یا نہیں۔ جو نظام حکومت میں حصہ دار ہونے سے متعلق ہیں۔" (تبصرہ ص۱۱۵)

(باقی)

الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر اظہار تعزیت

جماعت احمدیہ ربوہ کی قرارداد

ربوہ ۴ جون - بعد نماز جمعہ اہل ربوہ کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا - جس میں احمدیت کے جانباز مجاہد الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب کی وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتے ہوئے ممالک غیر میں آپ کی شاندار اسلامی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا - اجلاس میں اتفاق رائے سے جو قرارداد منظور کی گئی اس کا متن درج ذیل ہے :-

" جماعت احمدیہ ربوہ الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم کی شاندار اسلامی خدمات کی دل سے معترف ہے اور غریب الوطنی کی حالت میں ان کی اچانک وفات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مرحوم مجاہد بھائی کے درجات بلند کرے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے جملہ متعلقین خصوصاً مرحوم کے والد محترم بابو فقیر علی صاحب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو - آمین "

امانت خاص تحریک جدید

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام احباب نے اخبار الفضل میں بار بار پڑھا ہوگا - ایسے وقت میں جبکہ ہمارا محسن لیڈر اور دنیاوی تمام رشتوں سے پیارا آقا ہم سے مطالبہ کر رہا ہے خصوصیت سے جبکہ ہر احمدی کا دل حضور کی بیماری کی وجہ سے غمگین اور دست بدعا بدرگاہ الٰہی ہے ہر احمدی کی طبعی خواہش ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس آواز پر لبیک کہنے میں کسی سے پیچھے نہ رہے دفتر امانت تحریک جدید نے اس موقع پر امانت خاص تحریک جدید کی ایک مد کھول رکھی ہے دوست اس مبارک تحریک پر عمل کرتے ہوئے کہ جس پر عمل کرنا ثواب عظیم کا موجب ہے - ہمیں روپیہ بھجوا دیں - ہم آپ کو حسابی پریشانیوں سے بچانے کے لئے فوراً ہی بذریعہ کارڈ بطور رسید رقم کے ملنے کی اطلاع بھجواتے رہیں گے - خدا تعالیٰ ہم سب کو حضور کی اس تحریک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے - آپ کسی بینک کا چیک یا ڈرافٹ بھجوا کر بھی حساب کھلوا سکتے ہیں - چیک یا ڈرافٹ افسر امانت تحریک جدید .... کے نام ہونا چاہیئے -

نوٹ :- احباب اس امانت میں روپیہ بھجواتے وقت "امانت خاص تحریک جدید" کے الفاظ ضرور یاد رکھیں -

افسر امانت تحریک جدید ربوہ

مسجد مبارک ربوہ کیلئے سقفی پنکھوں کی ضرورت

مسجد مبارک ربوہ میں دو عدد مزید سقفی پنکھوں کی ضرورت ہے آجکل گرمی شدید ہے مسجد میں جس قدر پنکھے ہیں وہ کافی نہیں - اس لئے مخیر اور مخلص اصحاب سے درخواست ہے کہ اگر وہ دو عدد پنکھے لگوا دیں تو ان کے لئے بہت ثواب کا موجب ہوگا - نیز نظارت کا بھی منگا ہے ان کے لئے مسجد میں دعا کا اعلان بھی کراتی رہے گی -

اس وقت مسجد میں ۵۶ انچ کے پنکھے لگے ہوئے ہیں - ۲۵۰/- روپے فی پنکھا خرچ کا اندازہ ہے - مخیر اور مخلص اصحاب سے درخواست ہے کہ وہ اس کام کو سرانجام دے کر ممنون فرمائیں گے اور ثواب حاصل کریں گے -

ناظر تعلیم و تربیت ربوہ

امراء صاحبان کیلئے ایک ضروری اعلان

افراد جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت و دینی اصلاح کیلئے ضروری ہے کہ ناظر صاحبان جماعتوں کا دورہ کریں - لہٰذا امراء صاحبان کی خدمت میں گذارش ہے کہ اپنے اپنے ضلع کی جماعتوں کی تعداد مع تفصیل دارالنظارت میں بھجوائیں - فہرست میں ہر جماعت کے افراد کی تعداد درج ہو - نیز اس بات کی صراحت ہو کہ جماعت میں پہنچنے کے لئے آسان ذریعہ کیا ہے - مثلاً یہ کہ ریل جاتی ہے، بس یا تانگہ وغیرہ - نیز یہ کہ کس دیہاتی جماعت کا پکی سڑک سے کتنا فاصلہ ہے کسی جماعت کے متعلق اگر کوئی خصوصیت ہو تو وہ بھی تحریر کی جائے

ان تفصیلات کی تکمیل کے لئے مبلغین علاقہ اور دیگر کارکنان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اپنے ضلع کے امراء صاحبان کے ساتھ پورا تعاون کریں -

(فتح محمد سیال ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

سابقون الاولون کے انیس سالہ جہاد میں

حصہ لینے والوں کے لئے اطلاع

سابقون الاولون کے انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والوں کی اطلاع کیلئے شائع کیا جاتا ہے کہ جن احباب کے ذمہ انیس سالہ حساب میں سے کچھ بقایا ہے - ان کو پیشتر ازیں بقایا کی اطلاع دی گئی تھی اور بعض نے رقم ادا کر دی ہے - بعض ادا کر رہے ہیں - لیکن جنہوں نے رقم ادا نہیں کی ہے اور نہ جواب دیا ہے - اب پھر ان سب کو دفتر دوبارہ ایک یاددہانی بمعہ حساب بھیج رہا ہے - ایسے احباب کو چاہیئے کہ پوری توجہ سے اپنے بقائے کی ادائیگی یا جواب دے کر تصفیہ فرمائیں - اب فہرست کی تکمیل میں بہت کم وقت ہے - اگر کسی بقایا دار کی طرف سے نہ بقایا ادا ہوا اور نہ کوئی جواب ملا - ایسے احباب کا نام مجبوراً دفتر کاٹنے پر معذور ہوگا - صحیح اور سیدھا راستہ یہ ہے کہ احباب بقایا ادا فرمائیں یا اگر ادا کیا ہوا ہے تو مرکزی رسید کا حوالہ دیں - بغیر اس کے مزید پڑتال محال ہے -

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

ولادت

مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی پروفیسر جامعہ احمدیہ کے ہاں اللہ تعالیٰ نے ۲۹/۵/۵۵ کو لڑکا عطا کیا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر اور صحت والی عمر عطا کرے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

وظائف قرضہ حسنہ کیلئے درخواستیں دینے والے احباب مطلع رہیں

وظائف قرضہ حسنہ وغیرہ کے متعلق درخواست کنندگان مطلع رہیں کہ جب تک پنجاب یونیورسٹی کے ایف - اے - ایف ایس سی - اور بی - اے - بی - ایس سی کے امتحانات کے نتائج نکل نہیں جاتے - اس وقت تک فیصلہ نہیں کیا جا سکتا -

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) صحابہ مسیح موعود علیہ السلام - درویشان قادیان و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا اُسے رحیم و کریم میرے گناہوں کو معاف فرمائے اور حسنات دارین سے نوازے - نیز ہر پریشانی سے محفوظ و مامون فرمائے -

عبد الغفور خاں ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کراچی

(۲) بندہ کا باپ عنقریب ہی فوت ہوا ہے - جس کے غم و فکر کی وجہ سے مجھے ٹی - بی کی شکایت ہو گئی ہے - میں احمدی تو نہیں ہوں لیکن میرا یقین ہے کہ دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اس لئے میرے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے -

ایم محمد شریف جماعت دہم الف گورنمنٹ ہائی سکول ننکانہ

(۳) مجھے آجکل چند دنیاوی مشکلات درپیش ہیں جس کی وجہ سے صحت پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے - احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم میری مشکلات دور فرمائے -

نذیر احمد پٹواری موسیٰ خیل

(۴) شریف احمد صاحب زرگر چنیوٹ مبتلا بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں - احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں -

عبد السلام ایجنٹ الفضل لاہور

ہمارے بزرگ ڈاکٹر محمد حسین صاحب عرصہ سے پیٹھ پر پھوڑا نکلنے کی تکلیف میں ہیں - بزرگان جماعت اور درویشوں سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں - نیز میری لڑکی بشریٰ تقریباً ایک ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے - اس کی مکمل صحت کے لئے بھی درد دل سے دعا فرمائیں -

خواجہ محمد احمد غلہ منڈی گوجرانوالہ

(۵) میں آجکل پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور میری پریشانیاں دور کرے - آمین -

اقبال محمد خاں - لاہور

پسماندگان متوجہ ہوں

ایک مخلص احمدی دوست رحمت علی نام جو غالباً گھسیٹ پور ضلع لائلپور کی جماعت سے تعلق رکھتے تھے کئی سال سے عارضہ ذیابیطس شدید بیمار تھے - گذشتہ دنوں میو ہسپتال لاہور میں داخل ہوئے تھے - مورخہ ۳/۶/۵۵ کو انتقال فرما گئے - انا للہ و انا الیہ راجعون - ان کے لواحقین کے پتہ جات کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ان کو اطلاع نہیں دی جا سکی - ان کی تجہیز و تکفین بھی جماعت احمدیہ سرگودھا ہی کے ذریعہ ہوئی ان کا ایک بستر ہمارے پاس پڑا ہے - ان کے لواحقین اگر اس اعلان کو خود پڑھیں تو ہمیں اپنے پتہ سے اطلاع دیں یا کوئی دوست جو موضع بھینی متصل قادیان کے رہنے والے ہوں وہ ہمیں ان کے لواحقین کے پتہ سے مطلع فرمائیں مرحوم غالباً اسی گاؤں کے رہنے والے تھے -

ڈاکٹر حافظ مسعود احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ سرگودھا -

گوا کے خلاف بھارتی فوج یا پولیس کوئی کارروائی نہیں کریگی

بھارت کے وزیراعظم پنڈت نہرو کی یقین دہانی

گوا ۷ رجون ۔ ہندوستان کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان کیا ہے۔ کہ پرتگالی مقبوضہ گوا کے خلاف بھارتی حکومت کوئی فوجی اقدام یا پولیس ایکشن نہیں کرے گی۔ ساتھ ہی آپ نے یہ دعویٰ بھی کیا۔ کہ گوا بالآخر پرتگال کے قبضہ سے ضرور آزاد ہو جائیگا۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ "بھارت نے عالمی مسائل کے سلسلہ میں جو پرامن انداز فکر اختیار کر رکھا ہے۔ اس کے باعث بھارت کو دنیا میں ایک خاص حیثیت حاصل ہے۔ اب اگر گوا میں امن پسندی کا مسلک ترک کر دیا جائے۔ تو عالمی سیاست میں بھارت کے کردار پر ناموافق اثر پڑیگا۔ یہ درست ہے۔ کہ گوا کے واقعات نے بھارتی عوام کو جائز طور پر مضطرب کر رکھا ہے۔ لیکن یہ مسئلہ اسی انداز سے حل کرنا چاہیئے۔ کہ اسے حل کرتے کرتے کئی مزید الجھنیں پیدا نہ ہو جائیں۔" پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ گوا ہندوستان کا علاقہ ہے۔ اور پرتگال کے تسلط سے اس کی نجات ناگزیر ہے۔ ممکن ہے گوا کو آزاد کرنے میں کچھ وقت لگے۔ لیکن ہمیں پرتگالیوں کو پورے احترام و وقار کے ساتھ اور پرامن طور پر ہندوستان سے رخصت کرنا ہوگا۔

مشرقی و مغربی جرمنی میں سمجھوتا

برلن ۶ رجون۔ مشرقی و مغربی جرمنی کے وزرائے مواصلات کے درمیان کل "روڈ ٹال" کے متعلق ایک سمجھوتہ ہوگیا۔ اس سے پہلے دونوں ملکوں کے محکمہ ہائے ٹرانسپورٹ کے اعلیٰ احکام کی بات چیت میں معاہدہ کی تفاصیل طے کی گئی تھیں۔ معاہدہ کے مطابق آئندہ ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانے والے سامان پر "روڈ ٹال" وصول کیا جائے گا۔

پنجاب میں فراہمی گندم کی مہم

لاہور ۶ رجون۔ حکومت پنجاب نے اس سال جتنی گندم خریدنی تھی، اب تک اس کا ایک تہائی حصہ خرید ا جاچکا ہے۔ خیال ہے۔ گندم کی فراہمی چھ ہفتے تک ختم ہو جائیگی۔ حکومت پنجاب اس سال ۲½ لاکھ ٹن گندم خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس وقت محکمہ خوراک کے پاس ڈیڑھ لاکھ ٹن محفوظ ذخیرہ میں موجود ہے۔ لائل پور اور ملتان سب اضلاع میں آگے ہیں۔ دونوں اضلاع اب تک بیس بیس ہزار ٹن گندم فراہم کر چکے ہیں۔ گذشتہ تین ہفتوں میں ۸۰ ہزار ٹن گندم خریدی جا چکی ہے۔

لاپتہ روسی افسر ماسکو پہنچ گیا

کراچی ۶ رجون۔ غیر مصدقہ اطلاع کے مطابق کراچی میں روسی سفارت خانہ کا افسر مسٹر سمرنوف جو چھ ہفتے سے لاپتہ تھا۔ ماسکو پہنچ چکا ہے۔ سفارت خانہ کے افسروں نے اس خبر پر تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا۔ معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ فروری میں اس افسر نے کراچی میں امریکی سفارت خانہ سے درخواست کی تھی۔ کہ اسے یورپ میں کسی ملک میں پناہ دی جائے۔ لیکن بعد میں اس نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا۔ اور ماسکو پہنچ گیا۔ مسٹر سمرنوف روسی محکمہ جاسوسی کا ایک بااعتماد افسر بیان کیا جاتا ہے۔ اسے برطانیہ اور امریکہ کی اہم معلومات فراہم کرنے پر مامور کیا گیا تھا۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر ایک بین دلیل (بقیہ صفحہ ۴)

سے خاموشی اختیار کر کے اس اعزاز کو جلا دیا ہو۔ گویا ہر دو فریق نے اعتراف و اقرار کیا۔ کہ ان کتب کا مقابلہ کرنا انسانی بس کی بات نہیں صرف اسی ایک دلیل پر اکثر غور کرنے والے اصحاب حقیقت سے آشنا ہو کر ربنا اننا سمعنا منادیا ینادی للایمان ان آمنوا بربکم فآمنا کہتے ہوئے صداقت کے شکار ہو گئے۔ اور دشمن جو مقابلہ کے لئے کھڑے ہوئے۔ یا جنہوں نے کھڑا ہونے کا ارادہ کیا۔ وہ انی مہین من اراد اہانتک کا نشانہ بنے۔ سو سنجیدہ خاطر اصحاب کے لئے رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ بہت بڑی نشانی ہے۔ سچ ہے ؎

اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

پروفیسر کے خلاف تادیبی کارروائی

روزہ کے متعلق مضمون لکھا تھا

قاہرہ ۶ رجون - الازہر یونیورسٹی کے اسلامی تعلیمات کے پروفیسر شیخ عبد الحمید بخیت عوام کو گمراہ کرنے کے الزام میں یونیورسٹی کی تادیبی کونسل کے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔ کونسل کا اجلاس ۱۹ رجون کو ہوگا۔ اور اس کی صدارت یونیورسٹی کے ریکٹر شیخ عبد الرحمن تاج کریں گے۔ شیخ عبد الحمید نے قاہرہ کے ایک اخبار میں ایک مضمون شائع کیا تھا۔ جس میں کہا گیا تھا۔ کہ روزے ضروری نہیں۔ اس پر کئی اسلامی ممالک سے ریکٹر کو احتجاجی مکتوب موصول ہوئے تھے۔

جنوبی ویت نام میں سرکاری فوج کا باغیوں پر زبردست حملہ

سرکاری فوج نے باغیوں کی دو چوکیوں پر قبضہ کر لیا

پیرس ۷ رجون - جنوبی ویت نام کی سرکاری فوج نے سائیگان سے ۷۵ میل جنوب مغرب کی طرف کا تھو کے علاقہ میں ہوا ہاؤ فرقہ کی فوجوں پر حملہ کر دیا ہے اور ہوا ہاؤ کی دو چوکیوں پر قبضہ بھی کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ہوا ہاؤ فرقہ کے کمانڈر جنرل ٹران وان سوئی نے اپنی ساری فوج اس علاقہ سے نکال لی ہے اور چھاپہ مار جنگ شروع کرنے کے لئے جنگلوں میں پناہ لے لی ہے - اس جنگ میں سرکاری فوج کی ۱۲ اور باغی فوج کی ۵ بٹالینز حصہ لے رہی ہیں -

سرکاری فوج نے نصف شب کے بعد ایک بجے کے قریب مخالف فوج پر بمباری شروع کی - لڑائی کئی گھنٹے تک جاری رہی اور دونوں فوجیں آگے پیچھے ہٹتی رہیں۔

سرکاری اطلاعات کے مطابق باغی فوج کے ہیڈکوارٹر پر بھی گولیاں چلائی گئیں اور اس کے نزدیک ایک باغی چوکی پر سرکاری فوج نے قبضہ کر لیا

جلاوطن صدر کی گرفتاری

گوئٹے مالا ۷ رجون - گوئٹے مالا کی کانگرس کے سابق صدر گوبیرنو داد کو کل جنوبی ویت نام کے ایک شہر میں گرفتار کر لیا گیا ہے - آپ کو گذشتہ ستمبر میں جلاوطن کیا گیا تھا -

فیس میں اضافہ کے متعلق پنجاب یونیورسٹی کا فیصلہ منسوخ

لاہور ۷ رجون - باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کی چانسلر کمیٹی نے اورینٹل کالج لاہور کی ایم - اے کی کلاسوں میں فیسوں میں اضافے سے متعلق پنجاب یونیورسٹی کے فیصلے کو حتمی طور پر منسوخ کر دیا ہے - پنجاب یونیورسٹی نے اپنی آمد میں اضافہ کرنے کی غرض سے حال ہی میں اورینٹل کالج کے ایم - اے کے طلبہ کی فیس بڑھا دی تھی - چنانچہ طلبہ اور مشرقی علوم سے تعلق رکھنے والے متعدد حضرات نے اس کے خلاف احتجاج کیا تھا -

چانسلر کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ یونیورسٹی امسال سابقہ شرح کے مطابق ہی فیس وصول کرے یعنی عربی کے لئے تین روپے - فارسی کے لئے چار روپے اور اردو و اسلامیات کے لئے پانچ روپے ماہوار ان چاروں مضامین کی کلاسوں میں نیا داخلہ لینے والے طلبہ کو وردی کے پانچ روپے ادا کرنے پڑیں گے -

ماسکو ۷ رجون معلوم ہوا ہے کہ روسی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سیکرٹری مسٹر خروشیف نے کہا کہ یوگوسلاویہ کے ساتھ روس کے معاہدے سے کمیونسٹ بلاک کے ملکوں کو یوگوسلاویہ کے ساتھ دوستانہ استوار کرنے میں بڑی مدد ملے گی -

پولینڈ میں ایک اطالوی ایجنٹ کو سزائے موت

وارسا ۷ رجون معلوم ہوا ہے کہ پولینڈ کی فوجی عدالت نے وارسا میں ایک شخص کو سزائے موت کا حکم دیا - اس کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ اطالوی سراغ رساں ادارے کا تنخواہ دار ایجنٹ تھا -

بریلی میں گرمی سے چھ اشخاص ہلاک

بریلی ۷ رجون - ضلع بریلی میں گذشتہ چار روز کی سخت دھوپ کی وجہ سے چھ آدمیوں کے ہلاک ہونے کی اطلاع ملی ہے - ضلع بریلی آجکل گرمی کی زد میں آیا ہوا ہے اور دوپہر کے وقت بہت سی سڑکوں پر کوئی آدمی دکھائی نہیں دیتا -

اقتصادی کانفرنس کا ہیڈ کوارٹر بیروت میں ہوگا

بیروت ۷ رجون - مشرقی وسطے کی اقتصادی کانفرنس کے سیکرٹری جنرل مسٹر جارج حکیم نے بتایا کہ اس ادارے کا صدر مقام بیروت کو بنانے کی ایک تجویز زیر غور ہے -

مشرقی پاکستان میں نمک کی درآمد

ڈھاکہ ۷ رجون - مشرقی بنگال کی حکومت نے کئی تاجروں کو مغربی پاکستان سے نمک درآمد کرنے کے لائسنس دیئے ہیں - حکومت مشرقی بنگال کے ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ چونکہ مرکزی حکومت نے مغربی پاکستان سے نمک کی برآمد پر پابندی اٹھا لی ہے اس لئے نمک درآمد کرنے کے لئے لائسنس کی ضرورت نہیں - جن لوگوں نے لائسنس کے لئے فیس جمع کر رکھی ہے ان کی فیس واپس کر دی جائے گی جو لوگ نمک کی قیمت حکومت کے خزانے میں جمع کرا چکے ہیں وہ کیوڑہ میں نمک کے مرکزی ڈپو سے نمک حاصل کر سکتے ہیں

کرنل عطاء اللہ کی روم میں آمد

روم ۷ رجون - پاکستان آرمی میڈیکل کور کے کمانڈر کرنل عطاء اللہ اپنے اطالوی دوستوں سے ملاقات کرنے کے لئے آئے ہیں جنہوں نے کے ٹو چوٹی سر کی تھی - کرنل عطاء اللہ نے اپنے دوستوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کے ٹو کی مہم سے دونوں ملکوں میں مضبوط تعلقات پیدا ہو گئے ہیں کرنل عطاء اللہ نے کے ٹو کو سر کرنے والی اطالوی جماعت کی بڑی مدد کی تھی اور مہم کے زیریں کیمپ قیام میں نمایاں کام کیا تھا

گورنر مشرقی پاکستان مسٹر شہاب الدین مستعفی ہو گئے

"مجھ پر پوری طرح اعتماد نہیں کیا گیا"

ڈھاکہ ۷ جون۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر شہاب الدین نے کل اس خبر کی تصدیق کر دی کہ انہوں نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دیا ہے۔ مسٹر شہاب الدین نئی کابینہ کے حلف اٹھانے کے بعد اخباری نمائندوں سے گفتگو کر رہے تھے۔

مسٹر شہاب الدین نے اپنے استعفےٰ کی وجہ پر روشنی ڈالتے ہوئے بعض اخبارات کی اس اطلاع کو نہایت شرارت انگیز بتایا۔ کہ وہ صوبہ میں پارلیمانی حکومت کی بحالی کے مخالف تھے۔

انہوں نے مزید کہا کہ وزیر اعظم نے صوبہ میں دفعہ ۹۲ الف کی تنسیخ کے متعلق جمعہ کی صبح کو مجھ سے گفتگو کی تھی لیکن یہ بات چیت ملتوی ہو گئی اور اسی دن شام کو وزیر اعظم نے مجھے اپنے اعلان کا مسودہ دکھایا جو اس وقت تک شائع ہونے کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ اور چند منٹ بعد میں نے اسے ریڈیو پر بھی سن لیا۔

مسٹر شہاب الدین نے کہا کہ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مجھ پر پوری طرح اعتماد نہیں کیا گیا۔ اس لئے میں نے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا۔

متروکہ جائداد سے متعلق کلیم فارم

حکومت نے کوئی ایجنسی مقرر نہیں کی

کراچی ۷ جون۔ وزارت مہاجرین و بحالیات کے نوٹس میں یہ بات آئی ہے کہ ایک خاص ایجنسی مقامی اخبارات میں یہ خبر چھپوا رہی ہے کہ حکومت نے اسے متروکہ جائداد سے متعلق کلیم فارم پر کرنے کے لئے ایجنٹ مقرر کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی ایجنسی مقرر نہیں کی اور دعویٰ دائر کرنے والے حضرات دعاوی کی رجسٹریشن کے آرڈیننس ۱۹۵۸ء کے قواعد کے ماتحت اپنا وکیل یا ایجنٹ خود مقرر کر سکتے ہیں۔

پاکستانی باشندوں کو ویزا دینے سے انکار

پشاور ۷ جون۔ افغانستان کا دفتر خارجہ ان پاکستانی باشندوں کو واپس بھیجنے کے لئے ویزا دینے سے انکار کر دیا ہے جو کابل میں پاکستانی سفارت خانے کے ملازم ہیں۔

"آج کا پاکستان"

مسٹر سہروردی لندن میں تقریر کریں گے

لنڈن ۷ جون۔ پاکستان کے وزیر قانون مسٹر حسین شہید سہروردی یہاں مختصر دورے پر پہنچ گئے ہیں اور ماہ رواں کے دوران "آج کا پاکستان" کے موضوع پر پاکستان سوسائٹی سے خطاب کریں گے اجلاس کے صدر مشرقی بنگال کے سابق گورنر سر فریڈرک بورن ہوں گے۔

گورنر جنرل مسٹر غلام محمدؒ اور وزیر تجارت مسٹر حبیب ابراہیم رحمت اللہ بھی لنڈن میں موجود ہیں۔

مسلم لیگ کے ٹکٹ کیلئے درخواست دیدی گئی

لاہور ۷ جون۔ اطلاع ملی ہے کہ وزیر اعظم پاکستان اور مرکزی کابینہ کے چار دوسرے وزراء نے کل رات نئی دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کیلئے لیگ کے ٹکٹ کے لئے درخواست پیش کر دی ہے۔

افغانستان میں فصلوں کو شدید نقصان

پشاور ۷ جون۔ کابل سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ امسال افغانستان میں موسم سرما کی خلاف معمول طوالت کے باعث فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے مزید معلوم ہوا ہے کہ انگور کی فصل پر خصوصاً اس کا بڑا اثر پڑا ہے۔

مسٹر ابو حسین سرکار کی قیادت میں نئی کابینہ نے حلف اٹھا لیا

نئی کابینہ میں فضل الحق وزارت کے چار وزیر شامل ہیں

ڈھاکہ ۷ جون۔ مشرقی پاکستان کی نئی کابینہ نے مسٹر ابو حسین سرکار کی قیادت میں کل گورنمنٹ ہاؤس میں اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ نئی کابینہ میں مسٹر ابو حسین سرکار کے علاوہ مسٹر عبد السلام خاں۔ مسٹر شرف الدین چودھری۔ سید عزیز الحق اور مسٹر ہاشم الدین احمد شامل ہیں۔ مسٹر ابو حسین سرکار نے مرکزی وزیر کی حیثیت سے اپنا استعفیٰ وزیر اعظم کو دے دیا ہے۔ دفعہ ۹۲ الف کے خاتمہ کے ساتھ مسٹر فضل الحق کی وزارت نے جو خود بخود بحال ہو گئی تھی۔ استعفیٰ دے دیا۔ جسے گورنر مشرقی بنگال نے منظور کر لیا۔ مسٹر ابو حسین سرکار نے وزارت عظمیٰ کے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد کہا۔ کہ کابینہ میں مزید توسیع کی جائے گی۔ آپ نے کہا میں فی الحال یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ وزراء کی تعداد کتنی ہو گی۔ اور نئے وزراء کے تقرر میں کتنا وقت لگے گا۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ کہ میں سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال پر فوری طور پر توجہ دوں گا۔ ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر سرکار نے کہا۔ میری وزارت عام انتخابات سے پہلے متحدہ محاذ کے ۲۱ نکاتی پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گی۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہ اپنی کابینہ میں عوامی لیگ کے ان لیڈروں کو شامل کرنے کے سوال پر غور کریں گے۔ جو مسٹر فضل الحق کی قیادت کو تسلیم کرنے سے انکار کر چکے ہیں۔ مسٹر سرکار نے کہا۔ پہلے انہیں ہماری پارٹی میں شامل ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد ہم صورت حال پر غور کریں گے۔ نئی کابینہ کرشک سرمیک پارٹی کے دو نظام اسلام پارٹی کا ایک اور عوامی لیگ کے ان دو ممبروں پر مشتمل ہے۔ جو حال ہی میں فضل الحق گروپ میں شامل ہوئے ہیں۔

اقلیتی فرقہ کو بھی نئی کابینہ میں نمائندگی دی جائے گی۔ مسٹر سرکار نے اس طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ وہ اپنی کابینہ میں دو اقلیتی وزراء بھی لیں گے۔ جن میں ایک شیڈول کاسٹ سے ہو گا۔ کل سہ پہر گورنمنٹ ہاؤس میں نئی کابینہ کا اجلاس ہوا۔ گورنر مشرقی پاکستان مسٹر شہاب الدین نے صدارت کی۔ نئے وزراء میں محکموں کی تقسیم حسب ذیل ہو گی۔

مسٹر ابو حسین سرکار:۔ وزیر اعلیٰ امور داخلہ پلاننگ اور تعلقات عامہ۔

مسٹر عبد السلام خاں۔ مواصلات بلڈنگ آبپاشی صحت اور لوکل سیلف گورنمنٹ

مسٹر شرف الدین چودھری۔ فنانس اور تعلیم

سید عزیز الحق۔ تجارت۔ محنت صنعت اور ریونیو۔

مسٹر ہاشم الدین احمد۔ خوراک۔ زراعت اور عدلیہ۔

کراچی ۷ جون۔ امریکہ کے اقتصادی پروگرام کے ڈائریکٹر کل بذریعہ ہوائی جہاز نیویارک سے کراچی پہنچ گئے ہیں۔

طوفان باد و باراں سے نو ہلاک

دہلی ۷ جون۔ مظفر پور (بہار) اور جھریا (مغربی بنگال) میں باد و باراں کا زبردست طوفان آیا۔ جس سے نو اشخاص ہلاک اور تیس افراد سے زائد زخمی ہو گئے ہیں۔ ان علاقوں میں کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ اور فصلوں کو بھی نقصان پہنچا ہے۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

غلہ:۔ سیاہ ماش ثابت -/۱۳ تا -/۱۴ ماش سبز ۸/۱۴ تا -/۱۵ روپے مونگ ثابت -/۱۱ روپے مونگ دھلا ۸/۱۴ تا ۸/۱۶ چنے ۱۰/۷ کابلی چنے -/۱۰ تا ۸/۱۲ روپے۔ گندم ۸/۸ ۸/۱۰ تا ۸/۱۱ گڑ -/۱۳ تا -/۱۷ شکر -/۱۶ تا -/۲۰ روپے چینی دیسی -/۲۳ تا -/۲۶ باجرہ ۸/۹ تا ۸/۹ مکی ۱۲/۷ تا -/۸ تیل توریہ -/۴۴ تا -/۵۴ تیل بنولہ -/۵۳ تا -/۵۴ تیل تلی -/۷۰ تا -/۷۵ دیسی گھی -/۱۵۵ -/۱۶۰ تا -/۱۶۵ روپے بناسپتی گھی -/۴۴ تا ۸/۴۲ روپے ٹین۔ سرخ مرچ -/۳۰ تا -/۴۰ کالی مرچ -/۵۰۰ الائچی دودہ -/۳۴۰ الائچی خورد -/۵۴ روپے سیر نمک ۴/۲ تا ۸/۴ لونگ -/۵۵۰ ہلدی -/۸۸ تا -/۱۱۰ روپے۔ بادام -/۵۸ تا -/۶۸ روپے سوگی -/۵۰ تا -/۷۰ روپے کھوپرا -/۱۸۰ روپے چھوہارا -/۲۲ تا -/۲۸ پستہ -/۴۰۰ تا -/۴۱۰ گری بادام -/۲۵۰

صرافہ:۔ سونا -/۱۰۵ تا -/۱۰۶ تولہ (بھری) پونڈ -/۶۵ فی عدد چاندی ٹکسالی -/۱۵۱ فی سیکڑہ بھری چاندی -/۱۶۱ تا -/۱۹۹ سیکڑہ بھری۔

درخواست دعا

ملک فضل احمد صاحب ربوہ کا بچہ ملک نثار احمد عمر دس سال گزشتہ بیس بائیس روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہو گیا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ بچے کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کے لڑکے برخوردار کرامت احمد خاں نور ہاسپٹل ربوہ کو ۲۵ مئی ۵۸ء کو پہلا لڑکا عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو نیک صالحہ عمر دراز اور سلسلہ احمدیہ کا سچا خادم بنائے آمین۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے بچہ کا نام "بشارت احمد" رکھا ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک اور سلسلہ کا خادم بنائے۔ وہ ہمارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔ آمین

خاکسار برکت علی خاں وکیل المال تحریک جدید ربوہ